اداریہ

کریملن وقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے

تشدّد، تشدّد اور تشدّد: روسی وسطی ایشیا گزشتہ 8 ماہ سے بے مثال بے تحاشا کی گرفت میں ہے۔ صدر میخائل گورباچیف کی حکومت کو جمہوریتوں میں قوم پرستانہ احتجاج نسلی مخاصمتوں اور روزافزوں متشدّدانہ واقعات کا سامنا ہے۔ حکومت پر اکثر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ صورتِ حال کو مزید بگاڑ رہی ہے۔ ان واقعات کا سلسلہ جنوری 1990ء میں آذربائی جان سے شروع ہوا۔ جس نے جلد ہی تاجکستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس وقت تشدّد کی لہر چین کی سرحد پر واقع خوبصورت پہاڑی جمہوریہ کرغیزیا تک پہنچ چکی ہے۔ کرغیزی اکثریت اور ازبک نسلی اقلیت کے درمیان رہائش اور زمین کے تنازعے پر طویل عرصے سے مخاصمت چلی آ رہی تھی۔ جس نے اچانک تشدّد کا روپ دھار لیا۔ روسی فوجوں کو صورت حال پر قابو پانے کے لیے سخت اقدامات کرنے پڑے۔ کرغیزیا کے دارالحکومت فرونزے (FRUNZE) میں ہنگامی حالات کا اعلان اور کرفیو نافذ کر دیا گیا۔

وسطی ایشیا میں پانی اور زمین کے تنازعات کی تاریخ صدیوں پرانی ہے۔ لیکن گذشتہ چند سالوں میں بے روزگاری، رہائش کی کمی اور ماحولیاتی آفات جیسے تشویشناک مسائل کے نتیجے میں یہ جھگڑے کھلی آویزش میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ روسی حکام مسلم "غنڈوں" اور "شورش پسندوں" پر وسطی ایشیا میں گڑبڑ پھیلانے کا الزام لگاتے ہیں۔ لیکن نظر یہ آتا ہے کہ حکام ان الزامات کو ثابت کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ اگرچہ روسی وسطی ایشیا کسی دور میں اسلامی علم اور تہذیب کا مرکز تھا لیکن ان فسادات میں کسی قسم کے مذہبی عنصر کا ثبوت تلاش کرنا آسان نہیں ہے۔

ازبکستان اور کرغیزیا کے مسلم عوام کے درمیان لڑائی سے ماسکو کو کوئی خطرہ لاحق نہیں۔ یہ دو متحارب نسلی گروہوں کے درمیان ایک مقامی جھگڑا ہے۔ جن کی بنیاد زمین کے مسئلے پر بہت پرانی شکایات ہیں۔ یہ صورت حال بے اطمینانی اور بے چینی کی نشاندہی کرتی ہے جو حکومت کے خلاف دور رس اور دیرپا بغاوت کے لیے ایک امکانی قوت محرکہ کا سبب بن سکتی ہے۔ وسطی ایشیا میں امن و امان سوویت یونین کے استحکام کے لیے نہایت اہم ہے۔ اس کی اہمیت متعدد سوویٹ جمہوریتوں مثلاً لتھوانیا، لٹویا، اسٹونیا، روس، یوکرین، جارجیا، مالدیویا، ازبکستان اور بیلو

رشیا (BYELO-RUSSIA) کی جانب سے خود مختاری کے اعلان کے پسِ منظر میں مزید بڑھ جاتی ہے۔

دلچسپ بات ہے یہ کہ سوویٹ حکومت یا حکمران کمیونسٹ پارٹی کے پاس وسطی ایشیا میں بڑھتے ہوئے بحران کے حل کے لیے کوئی سیاسی منصوبہ نہیں ہے۔ اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ فوجی قوت کے استعمال سے مزاحمت میں اضافہ ہوجائے گا۔ صدر گورباچیف نے نسلی تشدّد کو دبانے کے لیے فوج کو استعمال کیا۔ دریں اثنا یوں لگتا ہے کہ کریملن مسلمانوں کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کر کے وقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

قوم اور اقتدارِ اعلیٰ

قومی خود مختار گروپوں کی جدوجہد آزادی کو مہمیز

سوویت یونین کے جنوبی حصّے میں واقع مسلمان جمہوریتوں نے زیادہ خود مختاری کے لیے تحریک کا آغاز کر دیا ہے۔ بالٹک ریاستوں کے برعکس وسطی ایشیائی جمہوریتوں کے پاس آزاد ریاستوں کی مقتدرانہ حیثیت کے لیے کوئی مربوط ڈھانچہ نہیں ہے۔ آذربائی جان کا معاملہ الگ تجزیے کا متقاضی ہے۔ یہاں جنم لینے والی بغاوت مختلف نوعیت کی ہے اور یہ کسی اور جمہوریہ کی صورت حال سے مطابقت نہیں رکھتی۔ روسی اور ایرانی آذربائی جانوں کو متحد کرنے کی آذربائیجانی تحریک کو روسی ٹینکوں نے کچل کر رکھ دیا اور کچھ اس طرح سے کہ گویا آذربائیجان میں ٹینن من سکوائر (TIEANMMAN SQUARE) کی یاد تازہ ہو گئی۔

مغرب میں آزاد ترکستان ریاست کے قیام کے بارے میں پختہ قیاس آرائی پائی جاتی ہے۔ لیکن عوامی محاذوں کی طرف سے اس کا عملی مظاہرہ نہیں کیا گیا۔ ان محاذوں میں سے "برلک" (BIRLIK) سب سے بڑا محاذ ہے اور اس کے ممبروں کی تعداد دس لاکھ سے کہیں زیادہ ہے۔ جب تک روسی استعماری اقتدار کے خلاف محاذوں کی نفرت برقرار رہتی ہے اور ماسکو حکومت کی اولین ترجیح اندرون ملک بڑھتے ہوئے مسائل حل کرنے کی بجائے مشترکہ "یورپی گھر" رہتی ہے۔ یہ تحریک ماسکو کے اقتدار کے خلاف آزادی کی جدوجہد میں بھی تبدیل ہو سکتی ہے۔ اگرچہ مختلف مسلم جمہوریتوں کے عوامی محاذوں نے ابھی تک ایک مشترکہ پلیٹ فارم نہیں بنایا۔